سلمویہ بن بنان (متوفی ۲۴۲ھ) کے تذکرے میں ضمنی طور پر یوحنا کی معالجانہ صلاحیتوں کا بھی تذکرہ کیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ معالجاتی نقطۂ نظر سے کسی خاص مرتبہ کا حامل نہ تھا۔ مذکور ہے کہ جب سلمویہ بن بنان مرض الموت میں مبتلا ہوا اور المعتصم باللہ کو اپنی صحتی تدابیر کی بابت ایک طبی مشیر کی ضرورت آن پڑی تو سلمویہ نے یوحنا کی سفارش کی تھی تاہم یہ بھی کہا تھا کہ وہ بڑا فضول گو ہے جو کچھ تجویز کرے اس کو سوچ سمجھ کر استعمال کیجئے گا [1] چنانچہ سلمویہ بن بنان کی موت کے بعد المعتصم باللہ نے یوحنا کو اپنا معالج مقرر کر دیا۔ یوحنا نے المعتصم باللہ کی طبیعت معتاد کے برخلاف علاج کیا جس سے مرض میں اور بھی پیچیدگیاں پیدا ہوتی گئیں۔ اور بالآخر المعتصم باللہ فوت ہو گیا [2]

ابن ابی اصیبعہ نے یوسف بن ابراہیم کے حوالے سے لکھا ہے:

میرے اور سلمویہ بن بنان کے درمیان ایک دن یوحنا کا تذکرہ بحیثیت معالج آیا اور میں نے یوحنا کی تعریف کر دی تو سلمویہ نے مداخلت کرتے ہوئے کہا — یہ تو پھر اس شخص کے لئے بلا ہے جو اس کے کتابیاتی علم سے مرعوب ہو جائے اور اسکی خوبصورت باتوں میں آ کر اپنا معالج بنا لے طب کے مبادیات میں سے ایک مرض کی تشخیص اور باہمی تفریق ہے اور یوحنا اس سے بالکل نابلد ہے اسکو نہ تو مرض کے درجات سے واقفیت ہے اور نہ ہی دواؤں کے افعال و خواص اور ان کے مضر اثرات سے۔ معالج کے فرائض میں سے ہے کہ صحت کے ایام میں بھی تحفظی تدابیر کی تاکید کرے، حالت مرض میں قوت مدبرۂ بدن کی اہمیت کو بھی مدنظر رکھے لیکن یوحنا کو معالجہ کی ان بنیادی باتوں کا بھی پاس نہیں تو بھلا ایسا شخص ایک کامیاب معالج کس طرح

---

[1] عیون الانباء فی طبقات الاطباء ص ابن ابی اصیبعہ [2] عیون الانباء فی طبقات الاطباء صفحہ ۱۶۵ ابن ابی اصیبعہ۔

قرار دیا جا سکتا ہے[1]

یوحنا بحیثیت مترجم: طبی تذکروں سے معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا ایک نامور مترجم بھی تھا لیکن میری محدود معلومات کے مطابق تاریخ و تذکرہ کی کتابوں میں اس کے کسی ایک ترجمہ کی بھی نشاندہی نہیں کی گئی ہے لیکن مشہور مقولہ ہے — عدم وجدان عدم وجود پر دلالت نہیں کرتا، ممکن ہے اس کے تراجم امتداد زمانہ کی وجہ سے ناپید ہو گئے ہوں، بہرحال ہارون الرشید نے بلاد روم کی فتوحات سے حاصل شدہ کتابوں کے ترجمہ کا اسکو نگراں مقرر کیا تھا۔

یوحنا بحیثیت مصنف: یوحنا ابن ماسویہ کا مقام بحیثیت مصنف بہت بلند ہے انھوں نے علوم حکمیہ اور طب کے بیشتر موضوعات پر گرانقدر کتابیں لکھی ہیں۔ اختصار اور ایجاز اسکی تحریر کا خاصہ ہے۔ روزمرہ کے معمولات میں وہ بسیار گو معلوم ہوتا ہے لیکن تصنیفی مرحلے میں وہ الفاظ کے استعمال میں بہت محتاط ہے۔ اسکی زندہ مثال کتاب "مستجر" ہے جو جدول کے انداز میں بے طرز کی پہلی کتاب ہے۔ ابن ندیم[2] نے یوحنا کی انیس کتابوں کی نشاندہی کی ہے صاعد بن احمد الاندلسی[3] نے گیارہ، جمال الدین القفطی[4] نے اٹھائیس[۲۸] اور ابن ابی اصیبعہ[5] نے اسکی چوالیس[۴۴] تصانیف کا تذکرہ کیا ہے۔

---

۱ تاریخ الحکماء ص۵۱۹ (اردو ترجمہ) جمال الدین القفطی ۲ الفہرست ص۲۹۶، ابن ندیم ۳ طبقات الامم ص۵۸ (اردو ترجمہ) صاعد بن احمد الاندلسی ۴ تاریخ الحکماء ص۵۱۳، ص۵۱۴ (فارسی ترجمہ) جمال الدین القفطی۔ ۵ عیون الانباء فی طبقات الاطباء ص . . . . . . ابن اصیبعہ

دین اسلام غیروں کی نظر میں

ترتیب پیشکش: محمد سعید الرحمن شمس
مدیر نصرۃ الاسلام کشمیر

اسلام دین فطرت اور دین حقیقت ہے اس کی تعلیمات عالمگیر اور اس کا پیغام حیات آفاقی ہے یہی وجہ ہے کہ اسکی حقانیت اور صداقت اپنے اور پرائے (جنکی فطرت مردہ اور ضمیر بے حس نہ ہو) ماننے پر مجبور ہے۔

اسلام کی حقانیت اور صداقت کے بارے میں ذیل میں یورپ، ایشیا اور خود ہمارے ملک کے ان مشہور مدبرین، مفکرین اور دانشوروں کے خیالات پیش کیے جارہے ہیں جنکی علمی استعداد مسلّم اور قابلیت کی ساری دنیا معترف ہے تاکہ اندازہ لگایا جاسکے کہ اہل اسلام کتنی عظیم الشان اور قابل فخر دولت کے حامل اور امین ہیں اور اسکے بعد ان کے فرائض اور ذمہ داریاں کیا ہیں؟

مسٹر طامس کارلائل، اپنی کتاب "لیکچر ازان ہیروز" میں لکھتے ہیں:

"اسلام عرب کی قوم کے حق میں گویا تاریکی میں روشنی کا آنا تھا عرب کا ملک پہلے پہل اسی کے ذریعہ زندہ ہوا، اہل عرب گلہ بانوں کی ایک غریب قوم تھی اور جیسے دنیا بنی تھی عرب کے چٹیل میدانوں میں پھرا کرتی تھی اور کسی شخص کو اس کا کچھ بھی خیال نہ تھا اس قوم میں ایک اولوالعزم پیغمبر ایسے کلام کے ساتھ جس پر وہ یقین کرتے تھے بھیجا گیا اب دیکھو کہ جس چیز سے کوئی واقف ہی نہ تھا وہ تمام دنیا میں مشہور و معروف ہو گئی اور چھوٹی چیز نہایت ہی بڑی چیز بن گئی، اسکے بعد ایک صدی کے اندر عرب کے ایک طرف غرناطہ اور ایک طرف دہلی ہو گئی، عرب کی بہادری اور عظمت کی تجلی اور عقل کی روشنی زمانہ ہائے دراز

تک دنیا کے ایک بڑے حصہ تک چمکتی رہی اعتقاد ایک بڑی چیز ہے اور جان ڈال دیتا ہے جس وقت کوئی قوم کسی بات پر اعتقاد لاتی ہے تو اس کے خیالات بارآور ہو جاتے اور وسعت دینے والے اور رفیع الشان ہو جاتے ہیں یہی عرب تھے یہی محمدؐ اور یہی ایک صدی کا زمانہ تھا ایک چنگاری ایسے ملک میں پڑی جو اندھیرے میں محض بے ثمر ریگستان تھا مگر پھر اس ریگستان نے زور و شور سے اڑ جانے والی بارود کی طرح نیلے آسمان تک اٹھتے ہوئے شعلوں سے دہلی سے غرناطہ تک روشن کر دیا۔

محمدؐ کا مذہب شکوک و شبہات سے پاک و صاف ہے، قرآن خدا کی وحدانیت پر ایک عمدہ شہادت ہے مکہ کے پیغمبرؐ نے بتوں کی، انسانوں کی، ثوابت اور ستاروں کی پوجا کو اس معقول دلیل سے رد کیا کہ جو شئے طلوع ہوتی ہے غروب ہو جاتی ہے اور جو حادث ہے وہ فانی ہوتی ہے اور جو شئے قابل زوال ہے وہ معدوم ہو جاتی ہے اس نے اپنی معقول سرگرمی سے کائنات کے بانی کو ایک وجود تسلیم کیا جس کی نہ ابتدا ہے نہ انتہا نہ وہ کسی شکل میں محدود و نہ وہ کسی مکان کا مقید اس کا کوئی ثانی موجود ہے جسے اس کو تشبیہ دے سکیں وہ ہمارے نہایت خفیہ راز پر بھی آگاہ رہتا ہے بغیر کسی اسباب کے موجود ہے اخلاق و عقل کا کمال جو اس کو حاصل ہے وہ اس کو اپنی ذات سے حاصل ہے ان بڑے بڑے حقائق کو پیغمبرؐ نے مشہور کیا اور اس کے پیروؤں نے اس کو نہایت مستحکم طور سے قبول کیا اور قرآن کے مفسروں نے معقولات کے ذریعے سے انکی تشریح و تصریح کی "

ریجنالڈ کینن آئزک ٹیلر جو انگلستان کے مشہور و معروف عالم اور محقق تھے، اپنے مقالہ میں دین اسلام کے تعلق سے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے رقمطراز ہیں

" ہم کو یہ اقرار کرنا چاہئے کہ اسلام دنیا کے ایک بڑے حصہ میں بطور ایک تبلیغی مذہب کے بہ نسبت عیسوی مذہب کے زیادہ تر کامیاب ہے نہ صرف بت پرستی سے

آپر ایمان لانے والے بہ نسبت عیسائی مذہب پر ایمان لانے والوں کے زیادہ تر
ہیں بلکہ مذہب عیسائی محض ملکوں میں درحقیقت اسلام کے سامنے سے ہٹتا جا رہا ہے
اور مسلمان قوموں کو معتقد بنانے کی کوشش بظاہر ناکام رہتی ہیں اور وصف
یہی نہیں کہ ہم وہاں اپنا قدم نہیں جما سکتے بلکہ ہم اپنی حفاظت کرنے میں بھی ناکام رہتے
ہیں مذہب اسلام اس وقت مراکو سے جاوا تک اور زنجبار سے چین تک پھیلا ہوا ہے
اور افریقہ میں بھی تیزی سے پھیلتا جا رہا ہے انھوں نے کانگو اور دہمبی میں قدم جمائے
اور سیاہ فام اقوام کی سب سے بڑی ریاست یوگنڈا کے باشندوں نے اسلام
ابھی حال میں قبول کیا ہے ہندوستان میں یورپین تہذیب جو ہندو مذہب کی
جڑیں کھوکھلی کر رہی ہے حقیقت میں اسلام کے لئے راستہ صاف کر رہی ہے اور
یہ مذہب (اسلام) اپنی سادہ اور عالمگیر تعلیمات کے سبب پھیلتا جا رہا ہے اسلام نے
تہذیب کی اشاعت میں عیسویت سے زیادہ حصہ لیا ہے جب حبشیوں کی کوئی قوم
اسلام قبول کر لیتی ہے تو بھوت پریت کی پرستش، توہمات باطلہ، مردم خوری، انسانی
قربانی، بچہ کشی وغیرہ ان میں سے یک لخت مفقود ہو جاتی ہیں وہ لباس پہننے
لگتے ہیں، ان سے گندگی دور ہو جاتی ہے اور وہ پاک و صاف رہنے لگتے ہیں،
ان میں حمیت اور خودداری کا احساس پیدا ہو جاتا ہے مہمان نوازی ان کا شعار
بن جاتا ہے شراب نوشی کا رواج بہت ہی کم رہ جاتا ہے بے حیائی کا ناچ
اور مرد و عورت کا قابل اعتراض خلا ملا رہنے کا رواج معدوم ہو جاتا ہے۔
عورتوں کی عصمت کی قدر ہونے لگتی ہے، کاہلی کے بجائے لوگ محنتی بن جاتے ہیں
امن پسندی اور پرہیزگاری کا ان میں رواج ہو جاتا ہے خونریزی اور جانوروں
اور غلاموں پر سختی اور بے رحمی ممنوع ہو جاتی ہے غلامی اور تعدد ازدواج کی
برائیاں نہایت محدود ہو جاتی ہیں، وہ انسانی ہمدردی، فیاضی اور اخوت کا

سمجھ لیتے ہیں اسلام جن نیکیوں کی تعلیم دیتا ہے اعلیٰ اقوام ان کو خوب سمجھتی ہیں مثلاً صفات پاکیزگی، عصمت، انصاف، تحمل، ہمت، دیانتداری ... اسلام اللہ تعالیٰ کی مرضی پر توکل رکھنے کے لحاظ سے مسلمان ہمارے نمونہ ہیں۔ اسلام نے ممالک مغرب کی تین لعنتوں نشہ بازی، قمار بازی اور بدکاری کا خاتمہ کیا ہے۔

اسلام حقیقی اخوت اور مساوات سکھاتا ہے۔ سب سے بڑی ثبوت یہ ہے کہ جب اسلام غیر مسلموں کے سامنے پیش کرتا ہے تو مسلم فوراً پوری اسلامی برادری کا ایک حقیقی فرد بن جاتا ہے"

مسٹر گاڈ فرے ہگنس، اپنی کتاب "اپالوجی فار محمد" میں لکھتے ہیں:

"یہ خیال کرنا ایک بہت بڑی غلطی ہے کہ دین محمدی صرف بزور شمشیر پھیلا جن لوگوں کا ایسا خیال ہے وہ سخت دھوکے میں ہیں کیونکہ دین اسلام ان قوموں نے بھی اختیار کیا ہے جنکو مسلمانوں کے ہتھیاروں کی قوت سے کبھی واسطہ نہیں پڑا، مسلمانوں پر ترکوں کا پہلا حملہ آٹھویں صدی کے آخر میں ہوا تھا یہ لوگ ملک شمال سے جو مابین بحر کسپین اور بحیرہ اسود کے واقع ہے آئے، اس وقت ترکوں نے دین محمدی اختیار نہیں کیا تھا، مگر تھوڑے ہی عرصہ بعد انہوں نے ان مغلوب مسلمانوں کا مذہب قبول کر لیا ان فاتحین کے اس تبدیل مذہب سے وہ الزام جو بار بار دہرایا جاتا ہے کہ دین اسلام کی کامیابی بزور شمشیر ہوئی ہے نہایت عجیب و غریب طور پر باطل ہو جاتا ہے کیونکہ یہاں سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ دین اسلام میں صرف وہی لوگ داخل نہیں ہوئے جو ان کے زیر نگیں تھے بلکہ وہ لوگ بھی داخل ہوئے جنہوں نے مسلمانوں کو مغلوب و مطیع کیا۔

مسز سروجنی نائیڈو فرماتی ہیں:

تعلیمات اسلام جو جمہوریت کا سرچشمہ ہیں ان کے متعلق صحیح طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ان کے تاثرات نے لوگوں کو اخوت و مساوات کی زنجیر میں جکڑ دیا اور حقیقتاً بہترین تعلیمات ہیں۔

چیمبرز، جو انسائیکلوپیڈیا کا مقالہ نگار ہے، مذہب اسلام کے متعلق لکھتا ہے:
"مذہب اسلام کا وہ حصہ جس میں بہت کم تغیر و تبدل ہوا ہے اور جس سے اسکے بانی کی طبیعت صاف صاف معلوم ہوتی ہے اس مذہب کا نہایت کامل اور روشن حصہ ہے۔ اس سے ہماری مراد قرآن کے علم اخلاق سے ہے، ناانصافی، کذب، غرور، انتقام، غیبت، استہزاء، طمع، فضول خرچی، عیاشی، خیانت، بدگمانی نہایت قابل ملامت قرار دی گئی ہیں اور ان کو قبیح اور بے دینی بتایا ہے بمقابلہ ان کے خیر اندیشی، فیض رسانی، پاکدامنی، حیا، تحمل، صبر، کفایت شعاری، سچائی، راست بازی، عالی ہمتی، صلح پسندی، اور سچی محبت اور سب سے بڑھکر توکل خدا" اور انقیاد امر الٰہی کو حقیقی ایمانداری کی اصل بنیاد اور مؤمن صادق کا اصلی نشان قرار دیا ہے۔

مسٹر جان ڈیون پورٹ کا خیال ہے:

"یورپ مذہب اسلام کا اور بھی ممنون ہے کیونکہ اگر ان جھگڑوں سے جو سلطان صلاح الدین کے وقت میں بیت المقدس کی لڑائیوں میں ہوئے جنہیں فریقین جہاد کہتے ہیں قطع نظر کی جائے تو باغضب مسلمانوں کے سبب سے فیوڈل انتظام کی سختیاں اور امیروں کی خود مختاری یورپ سے موقوف ہو گئی جنکے اثرات پر ہمارے ملک یورپ کی آزادیوں کی نہایت بڑی اور عالیشان عمارت کی بنیاد قائم ہوئی اہل یورپ کو یہ بات بھی یاد دلانا چاہیئے کہ وہ حضرت محمد کے پیروؤں (جو قدیم اور زمانہ حال کے علم و ادب کے درمیان بطور ذریعہ کے ہیں) کے اس لحاظ سے بھی ممنون ہیں کہ مغربی تاریکی کی مدت دراز میں یونانی حکماء کی بہت سی کتابیں فنون اور علم ریاضی اور طب وغیرہ

کے نہایت بڑے بڑے شعبوں کی انھیں کی کوششوں سے اشاعت پذیر ہیں۔

یہی نہیں مزید لکھتے ہیں اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کے اصولوں سے سب کو اتفاق ہے اور جس میں کوئی ایسی بات نہیں جو سمجھ میں نہ آئے اسلام نے کسی مذہب کے مسائل پر کبھی دست اندازی نہیں کی اور نہ غیر مذہب والوں کو تکلیف دی اور نہ یہ ارادہ کیا کہ غیر مذہب کے لوگوں کو جبر سے اسلام قبول کرائیں، اسلام کی تعلیم ہے کہ مذہب میں زبردستی ہرگز نہ ہونی چاہیے، اسلام اور قرآن نے بنی نوع انسان پر احسان عظیم کیا ہے، قرآن شریف کے سبب سے بردہ فروشی جاتی رہی اور یہ رسم بھی جاتی رہی کہ زمین کے ساتھ اسکے خدمت گار بھی فروخت کیے جائیں۔ اسلام صرف یہی حکم نہیں دیتا کہ مسلمانوں ہی کے ساتھ انصاف کیا جائے بلکہ ان لوگوں کی حفاظت کا بھی حکم دیتا ہے جس پر اہل اسلام غالب آئیں، قرآن اور اسلام نے ناجائز محصول کو ختم کر دیا تجارت کو ترقی دی اور اسلام کی وجہ سے غیر مذاہب کے لوگوں کو بھی آزادی حاصل ہو گئی،

ریڈورڈ گبن مشہور مورخ لکھتا ہے:

اسلام کی تاریخ میں ایک ایسی خصوصیت پائی جاتی ہے جو دوسرے مذہب کو غیر آزاد رکھنے کے بالکل برخلاف ہے۔ اسلام کی تاریخ کے ہر صفحہ میں اور ہر ایک ملک میں جہاں اسکو وسعت ہوئی دوسرے مذاہب سے مزاحمت نہ کرنا پایا جاتا ہے یہاں تک کہ ایک دفعہ فلسطین میں ایک عیسائی شاعر "لامارٹن" نے ان واقعات کے جن کا ہم ذکر کر رہے ہیں بارہ سو برس کے بعد اعلانیہ یہ کہا تھا کہ صرف مسلمان ہی تمام روئے زمین پر ایک ایسی قوم ہیں جو دوسرے مذہب کو آزادی سے رکھتی ہیں۔

مسٹر جارج سیل کی شہادت:

دنیا میں اس دین کو وہ قبولیت حاصل ہوئی جس کی مثال اور نظیر نہیں ہے اور اس

دین کو نہ صرف ان قوموں نے قبول کیا جن پر مسلمانوں نے کبھی فوج کشی نہ کی تھی بلکہ ان لوگوں نے بھی قبول کر لیا جنہوں نے اہل عرب کو انکی فتوحات سے محروم اور انکی سلطنت بلکہ ان کے خلیفوں کا خاتمہ کر دیا اور جس میں کوئی بات اس سے بڑھ کر تھی جو ایک مذہب میں عموماً خیال کی جاتی ہے اور جسکی وجہ سے اسے ایسی عجیب ترقی نصیب ہوئی"

جناب شیام سندر عرف فراق کا کہنا ہے:

اگر اسلام فی الحقیقت اسی مذہب کا نام ہے کہ جسکی تعلیم قرآن میں دیکھنے میں آتی ہے تو میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہ دنیا کے بہترین مذہبوں میں سے ایک مذہب ہے یہ صرف میری رائے نہیں بلکہ بہت سے ایسے غیر مسلموں کی رائے ہے جنہوں نے مذہب اسلام سے کسی حد تک واقفیت پیدا کی ہے اور اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے جسے مسلمان خدا کی کتاب کے نام سے پیش کرتے ہیں اور جو پورے طور پر اس بات کی مستحق ہے کہ اسے خدا کی کتاب کہا جائے"

مہاتما گاندھی کی رائے:

میں دنیا کے مذاہب کا مطالعہ کرنے کا عادی ہوں، میں نے اسلام کا بھی مطالعہ کیا ہے اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس میں اعلیٰ اخلاق کی پاکیزہ تعلیم ہے اور جس میں انسان کو سچائی کا راستہ دکھایا گیا ہے اور برابری کی تعلیم دی گئی ہے میں نے قرآن مجید کا ترجمہ بھی پڑھا ہے۔ اس میں مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ سب کے لئے مفید باتیں اور ہدایتیں ہیں،

اسلام اپنے شاندار زمانہ میں غیر روادار نہیں تھا بلکہ تمام دنیا اسکی تعریف کر رہی تھی اس وقت جبکہ مغربی دنیا اندھیرے میں غرق تھی افق مغرب پر ایک روشن ستارہ چمکا جس سے بے چین دنیا کو تسلی و تشفی حاصل ہوئی، اسلام جھوٹا مذہب نہ تھا دوسروں کو بھی اس کا اسی طرح مطالعہ کرنا چاہیے جس طرح میں نے کیا ہے پھر وہ بھی میری طرح محبت کرنے لگیں گے، میں پیغمبر اسلام کی زندگی کا مطالعہ کر رہا تھا جب میں نے کتاب

کی دوسری جلد بھی ختم کرلی تو مجھے افسوس ہوا کہ اس عظیم الشان زندگی کا مطالعہ کرنے کیلئے اب میرے پاس اور کوئی کتاب نہیں ہے اب مجھے پہلے سے بھی بہت زیادہ یقین ہو گیا کہ یہ تلوار کی قوت نہ تھی جس نے اسلام کے لئے دنیا کا میدان فتح کیا بلکہ پیغمبر اسلام کی انتہائی سادگی آپ کی بے نفسی اور وعدہ وفائی و بے خوفی تھی یہ آپ کا اپنے دوستوں اور پیروؤں سے محبت کرنا اور خدا پر بھروسہ رکھنا تھا یہ تلوار کی قوت نہیں تھی بلکہ یہ اوصاف اور خوبیاں تھیں جن سے تمام رکاوٹیں بہہ گئیں اور آپ تمام مشکلات پر غالب آگئے مجھ سے کسی نے کہا تھا کہ جنوبی افریقہ میں جو یوروپین آباد ہیں وہ اب اسلام کی تعلیم سے لرز رہے ہیں۔ اس اسلام نے جس نے اسپین کو تہذیب عطا کی، اس اسلام نے جس نے مراکش کو روشنی عطا کی اور اہل دنیا کو بھائی بھائی بن جانے کی بشارت دی، بیشک جنوبی افریقہ کے یوروپین اسلام سے ڈرتے ہیں لیکن وہ دراصل اس حقیقت سے ڈرتے ہیں کہ اگر افریقہ کے دیسی باشندوں نے اسلام قبول کرلیا تو وہ سفید قوموں سے برابری کا حق طلب کرنے لگیں گے آپ ان کو ڈرنے دیجئے اگر بھائی بھائی بننا گناہ ہے، اگر وہ اس امر سے پریشان ہیں کہ انکی نسلی برتری قائم نہ رہ سکے گی تو ان کا خوف کیا ہے کیونکہ میں نے خود دیکھا ہے کہ اگر ایک زولو عیسائی ہو جاتا ہے تو سفید رنگ عیسائیوں کے برابر نہیں ہو سکتا لیکن جونہی وہ اسلام قبول کرلیتا ہے وہ بالکل اسی وقت اسی پیالے میں پانی پیتا ہے اور اسی طشتری میں کھاتا ہے جس میں ایک مسلمان کھاتا پیتا ہے اصل بات یہ ہے کہ جس سے یوروپین کانپ رہے ہیں۔

پنڈت جواہر لال کی رائے:

"اسلام وہ نئی قوت تھی جس نے عربوں کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر جگا دیا اور ان میں خود اعتمادی اور جوش عمل کوٹ کوٹ کر بھر دیا اس مذہب کے بانی ایک نئے پیغمبر حضرت محمد صلعم تھے جو مکہ میں ۵۷۰ء میں پیدا ہوئے تھے وہ عرصہ تک نہایت خاموشی

سے زندگی بسر کرتے رہے لیکن جب انھوں نے اپنے نئے مذہب کی تبلیغ شروع کی تو ان پر جب مکہ کے بتوں کی مخالفت کی تو ان کے خلاف ایک شور برپا ہو گیا اور انھیں مکہ چھوڑنا پڑا۔ ہجرت کے سات سال کے اندر اندر وہ مکہ کے مالک و مختار کی حیثیت سے وہاں داخل ہو گئے۔ انھوں نے دنیا کے بادشاہوں کے نام پیغام بھیجے کہ ایک خدا اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ۔ ان پیغاموں سے ہم تصور کر سکتے ہیں کہ حضرت محمد صلعم کو اپنی ذات اور اپنے پیغام پر کتنا اعتماد ہوگا۔ یہی اعتماد اور ایمان انھوں نے پیروؤں میں پیدا کر دیا اسی سے انھیں روحانی تسکین دی اور اسی سے انھیں ابھارا۔ یہاں تک کہ ریگستان کے ان باشندوں نے جنکی دنیا میں کوئی اہمیت نہیں تھی دنیا کا نصف حصہ فتح کر لیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ ایمان اور خود اعتمادی بہت بڑی چیز تھی جسکی نظیر ملنی مشکل ہے اس کے علاوہ اسلام نے انھیں اخوت کا سبق بھی سکھایا یعنی یہ بتایا کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ اور سب برابر ہیں "

مسز اینی بیسنٹ: اسلام دیگر مذاہب میں اس لئے ممتاز ہے چونکہ اسلام کے برگزیدہ اور جلیل القدر . . . . . .

پیشوا کے حالات زندگی میں ابہام یا اسرار کی کوئی ایسا عنصر ملا ہوا نہیں پایا جاتا جو دوسرے بڑے بڑے بانیان مذہب کے گرد حلقہ زن نظر آتا ہے حضرت پیغمبر اسلامؐ کی مبارک زندگی سادگی، شجاعت اور شرافت کی تصویر تھی اور آپکے کارنامے ان جیسے انسانوں کی زندگیوں کی یاد دلاتے ہیں جو اپنے تاریخ کے اوراق میں چھوڑ گئے ہیں "

پادری کینن آئیزک ٹیلر کا خیال ہے:

اسلام نے مذہب کا اصل اصول خدا کی وحدانیت اور عظمت قرار دیا۔ رہبانیت اور خانہ نشینی کو مٹا کر جوانمردی قائم کی۔ انسانوں میں باہمی اخوت قائم کی اور فطرت

انسانی کی ضرورتیا کو تسلیم کیا مذہب اسلام میں جو صفتیں پائی جاتی ہیں ان کو پست اقوام بھی سمجھ سکتی ہیں مثلاً اعتدال، صفائی، عفت، انصاف، حلم، بہادری، احسان، مہمان نوازی، راستی وغیرہ اہل اسلام کے اخلاق ہم سے (عیسائیوں سے) بہتر ہیں۔ پوشاک کر رہنا، پرہیزگاری، خیرات، راستی، باہمی اخوت، ان سب باتوں میں اہل اسلام ایک ایسی فضیلت قائم کرتے ہیں جبکہ ہم تقلید کریں تو ہمارے لئے بہتر ہو۔ اسلام نے شراب خواری، قمار بازی اور زنا کاری جیسی برائیوں کو جنہوں نے عیسائی ملکوں کو ذلیل و خوار کر رکھا ہے یک قلم موقوف کر دیا۔ اسلام میں بلا کا استحکام اور جاذبیت ہے جو شخص اسلام قبول کر لیتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے اسی کا شیدائی ہو جاتا ہے۔

موسیو روجین کلوفل کہتا ہے۔

" جب ہم اس زمانہ پر غور کرتے ہیں جس میں پیغمبر اسلام ﷺ نے اپنی نبوت اور رسالت کا علم بلند کیا اور جس میں ایک ایسا کامل مجموعہ قوانین تیار کیا گیا جو دنیا کی ملکی مذہبی اور تمدنی ہدایتوں کے لئے کافی ہے تو ہم نہایت حیران ہوتے ہیں کہ ایک عظیم الشان ملکی اور تمدنی نظام جس کی بنیاد کامل اور سچی آزادی پر ہے کس طرح قائم کیا گیا پس ہم دل سے اقرار کرتے ہیں کہ اسلام ایک ایسا مجموعہ قوانین ہے جو ہر لحاظ سے بہترین ہے۔

مشہور مؤرخ ارکھاٹ رقمطراز ہے :

اصول شرع اسلام میں سے ہر ایک اصول کو دیکھئے تو فی نفسہ ایسا اعلیٰ اور مؤثر ہے کہ شارع اسلام کے شرف و فضیلت کے لئے قیامت تک کے واسطے کافی ہے اسلام کے اصول کے مجموعہ سے ایک ایسا نظام سیاست قائم ہو گیا ہے جس کی قوت اور متانت کے سامنے تمام سیاسی نظام ہیچ ہیں ایک ایسے شخص کے زمانہ حیات میں جو ایک وحشی اور کم ظرف قوم کے قبضہ میں تھا وہ شرع نتائج پیدا ہو گئے جو سلطنت قاہرہ اور روما الکبریٰ سے کہیں وسیع اور عظیم تھی "

پروفیسر ایڈورڈ مونٹی کا کہنا ہے کہ:
"اسلام کے سوا کسی مذہب میں مسئلہ توحید بہتر طریقہ پر بیان نہیں کیا گیا ہے جو مذہب ایسا ٹھیک اور استوار ہو اور جس میں دینیات کے دقیق اور مشکل مسائل اس طرح وضع کیے گئے ہوں کہ معمولی عقل والے بھی اس کو سمجھ سکیں تو اس میں ضرور انسان کے ایمان پر اثر کرنے کی زبردست طاقت موجود ہے۔"

جوزف کامسن کا تاثر ہے:
"ایک معمولی عقل و سمجھ کا مسلمان جہاں بھی جاتا ہے اسلام کی تعلیمات اسکے ساتھ ہوتی ہیں جو دوسروں کے دل پر ضرور اثر کرتی ہیں صبح دوپہر شام کو اسلام کے کلمہ کا نعرہ (اذان) بلند ہوتا ہے اور وہ سر جو پہلے پتھروں اور حیوانوں کے آگے جھکا کرتے تھے اب خدائے واحد کے آگے جھکتے ہیں، وہ ہونٹ جو پہلے خوشی کے ساتھ اپنے ہم جنس بھائی کے گوشت پر ہلتے تھے اب قادر مطلق کی عبادت میں ہلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اسلام نے بنی نوع انسان کے معیار اخلاق کو بیحد بلند کر دیا ہے۔"

گاڈفری ہکسن کا بیان ہے:
"جب طول طویل عیسائی مذہبوں پر غور کیا جائے تو ممکن ہی نہیں ایک فیلسوف اور حکیم دین اسلام کی خوبی، سادگی اور سریع الفہم ہونے پر نہ پچھتائے اور دل میں یہ خیال نہ کرے کہ میرا مذہب ایسا کیوں نہ ہوا، مجھ کو کوئی ایسا مذہب یاد نہیں جو پیچیدہ اور ناقابل فہم مسائل سے پر نہ ہو بجز اسلام کے جو نہایت سادہ اور حکیمانہ ہے اسلام میں نہ مجسمہ ہے نہ مورت، نہ خدا کی ماں کے الزام سے یہ مذہب داغدار ہے اور نہ اسلام میں ایسے مسائل ہیں کہ ایمان بغیر عمل کے مکمل ہو سکے اور نزع کے وقت کی توبہ کام آسکے یا صرف اقرار گناہ سے گناہ معاف ہو سکیں، اسلام کی جاذبیت اس سے بڑھکر اور کیا ہو سکتی ہے کہ آٹھویں صدی کے آخر میں بت پرست ترکوں نے مسلمانوں پر

ہلاکو نے سلطنتِ بغداد کو تباہ کر دیا لیکن ان ہی تاتاریوں نے تھوڑے عرصے بعد خود مسلمانوں کا مذہب بھی اختیار کر لیا۔"

ڈاکٹر گستاؤلی بان فرماتے ہیں:

"پیغمبرِ اسلام نے جس مذہب کی اشاعت کی وہ ایک نہایت سادہ اور عمل مذہب ہے۔ اسلام کا ملکی اور تمدنی اثر فی الحقیقت لامحدود ہے۔ اسلام کی تعلیمات ہی کا یہ اثر تھا کہ ایک صدی کے اندر عربوں کی حکومت دریائے سندھ سے لے کر اندلس تک پہونچ گئی تھی اور ان تمام شہروں میں جہاں اسلامی پرچم لہرا رہا تھا ایک حیرت انگیز ترقی نظر آتی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ اسلام وہ مذہب ہے جس کے اعتقادات کے مسائل علوم طبعیہ کے ساتھ پوری مطابقت حاصل ہے ان اعتقادات کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے اخلاق کو بہتر اور نرم بنائیں اور ہم میں نیکی اور انصاف اور دوسرے مذاہب کی رواداری پیدا کریں۔ دنیا میں بہت سے مذاہب پیدا ہوئے اور مٹ گئے لیکن مذہب اسلام کے اعتقادات کو زمانہ نہ مٹا سکا اور آج بھی ان کا اثر ویسا ہی پُر زور ہے جیسا پہلے تھا، اسلام میں بلا کی جاذبیت ہے اس کا پیرو کبھی منحرف نہیں ہوتا۔ چنانچہ جس وقت عیسائیوں نے اندلس کو عربوں سے فتح کر لیا تو اس وقت اس مفتوح قوم نے جان دینا قبول کیا لیکن مذہب کا بدلنا قبول نہیں کیا کیا اسلام کی جاذبیت اور حقانیت کی اس سے بڑھ کر کوئی تاریخی دلیل ہو سکتی ہے؟"

موسیو لیون راس کے خیالات:-

"دینِ اسلام تمام دوسرے مذہبوں سے بہتر اور افضل ہے جو لوگ اس میں عیب نکالتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔ اسلام ایک جامع الکمالات قانون ہے جس کو انسانی طبعی اقتصادی اور اخلاقی قانون کہنا بالکل بجا اور درست ہے۔ زمانۂ حال میں جتنے قوانین نوعِ انسانی کی فلاح کے لئے وضع کیے گئے ہیں وہ سب

اس مقدس مذہب میں سے پہلے سے مفصل موجود ہیں میں نے اس قانون پر اچھی طرح غور وخوض کیا ہے جس کو مسٹر موجل سیمون نے مذہب طبعی کا خطاب دیا ہے میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اس کا استنباط بھی اسلام ہی کے اصول وقواعد سے کیا گیا ہے میں نے اس بات کو بنظر تعمق دیکھا ہے کہ اسلام کی تعلیم کا مسلمانوں کے دل ودماغ پر کیا اثر پڑتا ہے میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ اسلام کی تعلیم نے پیروان اسلام کے سینے شجاعت، علو حوصلگی سے بھر دیئے ہیں اور ان کو نرمی، مودت اور اعلیٰ اخلاق سے مالا مال کر دیا ہے ایک مسلمان شخص نہایت صاف باطن ہوتا ہے اسکو دوسرے شخص پر کبھی بدگمانی نہیں ہوتی۔ اس کو راست بازی اور تقویٰ سے اس قدر شغف ہوتا ہے کہ معدودے چند مسلمانوں کو چھوڑ کر عام طور پر مسلمان محض حلال اور جائز طریقوں سے رزق حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہود یوں اور عیسائیوں کی نسبت مسلمان کم مالدار ہوتے ہیں۔ اگر اس دنیا میں ایسے باخبر محقق افراد کافی تعداد میں ہوتے جو لوگوں کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سے واقف کراتے تو آج دنیا کا واحد مذہب اسلام ہوتا۔

پادری مرگیس نے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے:

"مذہب اسلام کی انتہا درجے کی سادگی نے اسکی جلد جلد اشاعت میں بہت بڑا حصہ لیا ہے اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جسکی تعلیمات اس قدر سادہ ہیں کہ جاہلوں کی تلقین کے لیے کسی شرح وتفصیل کی ضرورت نہ پڑی وحشی جلشی تک نے پہلے ہی سبق میں اسکی حقیقت کو سمجھ لیا اس کے مطالب کو سمجھنے کے لئے زیادہ مدت تک مطالعہ کی ضرورت نہیں یہ ایک ایسا مذہب ہے کہ جس سے عقل انسانی کو ایک فطری مناسبت ہے اور جس نے مشرکین تک کے دلوں میں اپنی طرف سے تنفر نہیں پیدا کیا جن لوگوں کو الٰہیات کے پیچیدہ مسائل میں حق کے دریافت کرنے سے مایوسی

حملہ کر کے سلطنتِ بغداد کو تباہ کر دیا لیکن ان ہی تاتاریوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں
مسلمانوں کا مذہب بھی اختیار کر لیا۔

ڈاکٹر گستاولی بان فرماتے ہیں :

"پیغمبر اسلام نے جس مذہب کی اشاعت کی وہ ایک نہایت سادہ مکمل مذہب ہے۔ اسلام کا ملکی اور تمدنی اثر فی الحقیقت محدود ہے۔ اسلام کی تعلیمات ہی کا یہ اثر تھا کہ ایک صدی کے اندر عربوں کی حکومت دریائے سندھ سے اندلس تک پہنچ گئی تھی اور ان تمام شہروں میں جہاں اسلامی پرچم لہرایا تھا ایک حیرت انگیز ترقی نظر آتی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ اسلام وہ مذہب ہے جس کے اعتقادات کے مسائل علوم طبعیہ کے ساتھ پوری مطابقت حاصل ہے ان اعتقادات کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے اخلاق کو بہتر اور نرم بنائیں اور ہم میں نیکی اور انصاف اور دوسرے مذاہب کی رواداری پیدا کریں دنیا میں بہت سے مذاہب پیدا ہوئے اور مٹ گئے لیکن مذہب اسلام کے اعتقادات کو زمانہ نہ مٹا سکا اور آج بھی ان کا اثر ویسا ہی پُر زور ہے جیسا پہلے تھا، اسلام میں بلا کی جاذبیت ہے اس کا پیرو کبھی منحرف نہیں ہوتا۔ چنانچہ جس وقت عیسائیوں نے اندلس کو عربوں سے فتح کر لیا تو اس وقت اس مفتوح قوم نے جان دینا قبول کیا لیکن مذہب کا بدلنا قبول نہیں کیا کیا اسلام کی جاذبیت اور حقانیت کی اس سے بڑھ کر کوئی تاریخی دلیل ہو سکتی ہے؟"

موسیو لیون راس کے خیالات :-

"دینِ اسلام تمام دوسرے مذہبوں سے بہتر اور افضل ہے جو لوگ اس میں عیب نکالتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔ اسلام ایک جامع الکمالات " قانون ہے جس کو انسانی طبعی اقتصادی اور اخلاقی قانون کہنا بالکل بجا اور درست ہے زمانۂ حال میں جتنے قوانین نوعِ انسانی کی فلاح کے لئے وضع کیے گئے ہیں وہ سب